سورہ روم | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ | ایت نمبر (۳۱ـ۳۲)

وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ○ مِنَ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعًا كُلُّ حِزۡبٍۢ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ○

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنھوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعة المبارك

[۱۲ ربیع الثانی ۱٤۳۲ھ بمطابق 18 مارچ 2011]

عنوان

نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھ جائیں

زیر اہتمام: شعبہ دینی امور جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اثاری سرویہ لاہور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمدللہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنٰی سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

بتعاون: محترم جاوید اختر جوہری صاحب صدر جوہری ٹرسٹ

اب آپ خطبہ جمعة المبارک انٹرنیٹ پر بھی دیکھ سکتے ہیں:

www.Johritrust.or

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَهٗ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ اَوْفُوْا عَهْدَهٗ

اَمَّا بَعْدُ۔

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ○

حاضرین کرام! تلاوت کی گئی آیت مبارکہ کی روشنی میں آج میرا موضوع "نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھ جائیں" اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت حق اور سچ بیان کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

زمین کی زینت:

آسمان کی زینت ستاروں سے ہے زمین کی زینت پرہیزگاروں سے ہے۔ مقصد زندگی اللہ رب العزت کی بندگی اور مقصد حیات اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔

زیادہ عزت والا کون؟

فرمایا گیا یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اے انسانوں! اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی ہم نے تمہیں ایک نر اور مادہ سے پیدا کیا یعنی ایک ماں اور باپ سے پیدا کیا وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اور پھر تمہارے قبیلے اور خاندان اسلئے بنائے کہ آپس میں پہچان ہو سکے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ بے شک تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔ لہٰذا نہ گورے کو کالے پر فضیلت، نہ عربی کو عجمی پر فضیلت، نہ ہی امیر کو غریب پر فضیلت ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ بے شک تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہے

اللہ کے قرب کا پیمانہ:

اللہ تعالیٰ کا قرب بندوں کے ساتھ ان کے تقویٰ کے مطابق ہے، جو جتنا پرہیزگار ہوگا وہ اتنا ہی اللہ تعالیٰ کے قریب ہوگا، اس کو ایک پیمانہ بنا دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کو ماپنا ہو تو انسان کے تقویٰ سے ماپنا چاہیے اسی لیے فرمایا،

اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ○ اس کے ولی وہی ہوتے ہیں جو متقی ہوتے ہیں

قرآن نیکیوں سے سجا ہوا ہے:

قرآن کریم میں دیکھیں تو ہر چند آیتوں کے بعد نیکی کا تذکرہ ہے جیسے کوئی آدمی تھال سجاتا ہے تو میوے اوپر اوپر رکھتا ہے اسی طرح اللہ نے نیکی کے لفظ سے اپنی کتاب کو سجایا ہے۔ قرآن پڑھتے چلے جائیں تو نیکیوں کا تذکرہ یوں آئے گا کہ یہ لفظ جگمگاتا ہوا نظر آئے گا بلکہ ایک آیت کے اندر دو دو دفعہ نیکی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کتنی عجیب بات ہے کہ ایک فقرے میں ایک بات کو دو دفعہ دہراؤں ایسا کرنے سے اس بات کی بڑی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ ایک سانس میں دو دفعہ یہ بات کہہ گیا اللہ تعالیٰ نے ایک فقرے میں دو دفعہ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ حکم دیتا کوئی معمولی بات نہیں ہے یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ دیکھا اِتَّقُوْا رَبَّکُمْ امر کا صیغہ ہے حکم دیا جا رہا ہے کہ اِتَّقُوْا رَبَّکُمْ اپنے رب سے ڈرو اور نیکی کو اختیار کرو۔

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ دیکھا اس آیت مبارکہ میں دو دفعہ نیکی (تقویٰ) کا حکم دیا گیا ہے آیت کے شروع میں بھی نیکی کا حکم دیا گیا ہے اور آخر میں بھی نیکی کا حکم دیا گیا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا گیا ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ یہاں بھی ایک آیت میں دو دفعہ نیکی (تقویٰ) کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

نیکی کی کوئی حد نہیں:

شریعت نے ہر چیز کی حد متعین کر دی لیکن جہاں نیکی کا تذکرہ آیا تو میدان کھلا چھوڑ دیا ہے فرمایا فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ تم تقویٰ (نیکی) اختیار کرو جتنی تمہارے اندر استطاعت ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ اے ایمان والو تم تقویٰ (نیکی) اختیار کرو جیسا کہ تقویٰ (نیکی) اختیار کرنے کا حق ہے۔ اللہ اکبر۔ تقویٰ (نیکی) کی کتنی اہمیت واضح ہو جاتی

نیکی کے فوائد:

نیکی عجیب نعمت ہے اوراس کے اختیار کرنے سے نعمتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔بصیرت عطاہوتی ہے،قرآن پاک میں ہے وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ اورجو کوئی نیکی (تقوی) کواختیار کرتا ہے یُکَفِّرْ عَنْہُ سَیِّاٰتِہٖ وَیُعْظِمْ لَہٗ اَجْرًا اللہ تعالی اس کے گناہوں کومعاف کردیتا ہے اوراس کے اجرکوبڑا کردیتا ہے یعنی اس کواجر بہت زیادہ عطافرماتا ہے یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْااِنْ تَتَّقُوااللّٰہَ اے ایمان والواگرتم نیکی (تقوی) اختیار کروگے۔تو یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا وہ تمھیں قوت فارقہ عطافرمائے گا۔فرقان کیا ہوتا ہے؟ ایسا نورجوفرق بین الحق والباطل کردیا کرتا ہے۔ایسی بصیرت عطا کردی جاتی ہے۔فرقان عطا کردیا جاتا ہے اِنْ تَتَّقُوااللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا اگرتم نیکی اختیار کروگے توتمھیں فرقان عطا کرے گا۔جب انسان نیکی (تقوی) کواختیار کرتا ہے توبرکتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

برکت کیا ہے؟

برکت کیا چیز ہے؟ یہ لفظ انگریزی کی ڈکشنری میں تونہیں ملے گا۔البتہ اس کی حقیقت اللہ والوں کی زندگی میں نظرآئے گی۔آج کی دنیا برکت کومانے یانہ مانے ہم مانتے ہیں

جسم کی غذا:

وَلَوْ اَنَّ اَھْلَ الْقُرٰی اوراگر یہ بستیوں والے ایمان لاتے ہیں اورنیکی (تقوی) کواختیار کرتے لَفَتَحْنَا عَلَیْھِمْ بَرَکٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ہم آسمان سے اورزمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔دوسری جگہ فرمایا اگر یہ کتاب پرایمان لاتے اورعمل کرتے لَاَکَلُوْامِنْ فَوْقِھِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِھِمْ ہم ان کووہ نعمتیں کھلاتے،جواوپر سے اتارتے ہیں اوروہ نعمتیں کھلاتے جوپاؤں کے نیچے سے نکالتے ہیں مفسرین اس کی عجیب تفسیر بیان فرماتے ہیں،انسان دوچیزوں کا نام ہے۔ایک جسم اورایک روح،جسم مٹی سے بناہِمِنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ جسم سے مٹی بنااوراس کی ضروریات بھی مٹی سے نکلتی ہیں۔مثلاً زمین سے پانی نکلتا ہے۔گندم زمین سے نکلتی ہے،لباس کی فصل زمین سے نکلتی ہے،مکان زمین سے نکلی ہوئی چیزوں سے بنتا ہے،انسان کی دوسری ضروریات زمین سے نکلنے والی چیزیں ہیں،پھل زمین سے نکلنے والی چیزیں ہیں یہ جتنی بھی چیزیں ہیں وہ سب زمین سے نکلنے والی ہیں۔اللہ اکبر۔جی ہاں جسم مٹی سے بنااس لیے اللہ تعالی نے اس کی ضروریات کوبھی مٹی میں رکھ دیا ہے کہ ادھر سے پوری ہوتی رہیں

روح کی غذا:

انسان کی روح عالم امر سے آئی ہوئی چیز ہے یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ آپ کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کا امر ہے۔روح عالم امر سے آئی ہوئی چیز ہے اوراس کی ضرورت بھی اوپر سے آنے والے انواروبرکات ہیں۔نتیجہ یہ نکلا کہ روح کی غذااوپر سے آنے والے انواروبرکات ہیں اورجسم کی غذانیچے زمین سے نکلنے والے ثمرات ہیں فرمایا لَاَکَلُوْامِنْ فَوْقِھِمْ توہم ان کووہ نعمتیں کھلاتے جوان کی روحانی غذا بنتی۔وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِھِم اوران کووہ نعمتیں کھلاتے جوان کی جسمانی غذا بنتی نیکی (تقوی) ایسی نعمت ہے کہ اللہ تعالی رزق کے دروازے کھول دیتا ہے لَقَدْ کَانَ لِسَبَاٍ فِیْ مَسْکَنِھِمْ اٰیَۃٌ قوم سبا کے مساکن میں نشانیاں ہیں کیوں؟ جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّشِمَالٍ دائیں بائیں دونوں طرف باغات کُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّکُمْ وَاشْکُرُوْا لَہٗ کھاؤاپنے رب کادیا ہوارزق اوراس کاشکرادا کرو بَلْدَۃٌ طَیِّبَۃٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ پاکیزہ شہر ہے اوراس کارب ان کی کوتاہیوں کو معاف کرنے والا ہے اللہ تعالی توکہتے ہیں کہ کھاؤاورشکرادا کروجس کا کھائیے اس کاگیت گائیے۔نیکی (تقوی) کواختیار کروگے تواللہ تعالی روٹی بھی دے گااوربوٹی بھی دے گا۔کاریں بھی دیگااوربہاریں بھی دیگا۔سب نعمتیں اللہ تعالی اس نیکی (تقوی) کے سبب عطا کرتا ہے۔لیکن جب انسان ناشکری کرتا ہے تواللہ تعالی اپنی نعمتوں کوروک لیتا ہے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ اگرتم میری نعمتوں کاشکرادا کروگے تومیں ضروربالضرور اپنی نعمتیں زیادہ کروں گااوراگرکفران نعمت کروگے توبے شک میرا عذاب شدید ہے

ایک قوم نے اللہ تعالی کی نعمتوں کی ناشکری کی اللہ تعالی نے قرآن پاک میں تذکرہ فرمایاوَضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا قَرْیَۃً اوراللہ تعالی مثال بیان کرتا ہے ایک ایسی بستی کی کَانَتْ اٰمِنَۃً مُّطْمَئِنَّۃً جس میں امن بھی تھااوراطمینان بھی تھا،دولفظ کیوں کہے؟ امن کہتے ہیں باہر کے دشمن کاڈرنہ ہواطمینان کہتے ہیں کہ اندرکاغم نہ ہو۔توفرمایاامن بھی تھا،اطمینان بھی تھا یَاْتِیْھَا رِزْقُھَا رَغَدًا مِّنْ کُلِّ مَکَانٍ چاروں طرف سے ان پررزق کی بہتات ہوتی تھی۔پھرکیا ہوافَکَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰہِ انہوں نے اللہ تعالی کی نعمتوں کی ناشکری کی فَاَذَاقَھَا اللّٰہُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ○ اللہ تعالی نے ان کوبھوک ننگ اورخوف کا لباس پہنادیا کہ عمل ایسے کرتے تھے۔اگرانسان ناشکری کرے تواللہ تعالی اپنی نعمتوں کوچھین لیتے ہیں۔اوراگرانسان نیکی (تقوی) کواختیار کرے تواللہ تعالی رزق کے دروازے

کھول دیتے ہیں وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا اللہ تعالیٰ اس کیلئے سبیل پیدا کر دیتے ہیں يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ایسی طرف سے رزق دیتے ہیں جس کا اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

نیکی اور رزق کے دروازے:

رزق کس کے ذمہ ہے؟ اللہ تعالیٰ کے ذمہ۔ ہاں میں اس کا بھی قائل ہوں کہ ہمیں اپنی زندگی میں ایک ترتیب رکھنی چاہیے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ زندگی میں ترتیب ہی کوئی نہ ہو ترتیب ہونی چاہیے۔ تاہم محنت تو ہم کریں مگر نگاہیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر لگی ہوئی ہوں۔ جب یہ حال ہوگا تو کوئی بندہ رشوت نہیں لے گا۔ جب اس کی نظریں اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہوں گی تو پھر ملاوٹ کا مال کوئی نہیں کھائے گا، اس لئے کہ پھر وہ اللہ سے مانگے گا۔ جب اللہ کو بھول کر اسباب پر نگاہیں لگ جاتی ہیں تو پھر یہ ساری مصیبتیں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا نیکی (تقوٰی) کو اختیار کریں گے تو اللہ تعالیٰ رزق کے دروازوں کو کھول دیں گے۔

نیکی ہر جگہ کام آتی ہے:

آپ کہیں گے نیکی، نیکی کچھ آگے بت بھی سمجھاؤ نیکی (تقوٰی) ہے کیا؟ یہ وہ نعمت ہے جو دنیا میں بھی کام آتی ہے، برزخ میں بھی کام آتی ہے، حشر میں بھی کام آتی ہے، جنت میں بھی کام آتی ہے، ہر جگہ پہ کام آتہ ہے یہ نیکی (تقوٰی) عجیب تریاق ہے ہر ہر جگہ کام آتا ہے۔ سنیئے قرآن وَقَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا اور کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو، اپنے اندر صبر وضبط پیدا کرو اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ بے شک یہ زمین اللہ کی ہے يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ اور عاقبت تو متقین کیلئے ہے۔ دیکھا دنیا بھی سنوری اور رزق بھی ملا، آخرت میں عاقبت بھی سنوری۔ تو تقوٰی (نیکی) وہ نعمت ہے جو دنیا کو بھی سنوارتا ہے اور آخرت کو بھی۔

حضرت یوسفؑ کا واقعہ:

سورۂ یوسف جس کو قرآن نے احسن القصص کہا نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ خاص طور پر بڑا سبق ہے اس سورہ میں اس لیے اس کو اتنا اہم بتایا گیا کہ اس میں اللہ تعالیٰ دو جماعتوں کا تذکرہ کرتے ہیں ایک جماعت یوسفؑ کے بھائیوں کی اور ایک جماعت یوسفؑ کی۔ جی ہاں کئی بندے اکیلے ہوتے ہیں لیکن اپنی ذات میں ادارہ ہوتے ہیں۔ ایک ہوتے ہیں لیکن جماعت سے زیادہ بھاری ہوتے ہیں۔ دلیل قرآن سے پیش کرتا ہوں اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً بے شک ابراہیم امت تھے دیکھا! جی ہاں ایسا بھی ہوتا ہے تو ایک جماعت یوسفؑ کی اور دوسری جماعت ان کے بھائیوں کی۔ بھائیوں پر امتحان آیا وہ کہنے لگے ہم یوسفؑ کو قتل کر دیتے ہیں اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا ہم یہ گناہ کر گزرتے ہیں اور پھر اس کے بعد ہم توبہ کر کے نیک بن جائیں گے چنانچہ گناہ کر گزرے۔ یوسفؑ پر بھی امتحان آیا وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی کہ ایسے امتحان سے بھی بچ گئے حتیٰ کہ گواہیاں دے دیں عورت نے اور کہنا پڑا مالک کو يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اے سچے یوسف سبحان اللہ اللہ اکبر۔ پھر کیا ہوا اللہ تعالیٰ نے پھر ان کو جیل سے نکال کر تخت پر بٹھا دیا۔ پھر یوسفؑ نے کہا مجھے (Finance Minister) بنا دو، نبی تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں صلاحیت بھی عطا فرمائی تھی۔ وہ حکومت کی باگ دوڑ سنبھال سکتے تھے۔ حکومت چلا کر دکھائی۔ قحط پڑ جاتا ہے، بھائیوں کی جماعت ساری کی ساری قحط کا شکار ہو گئی، یوسفؑ اس قحط میں بھی تخت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نچوڑ نکالتے ہیں۔ قرآن پاک میں منظر بیان کرتے ہیں اور عجیب ہے وہ منظر۔ یوسفؑ کے بھائی آ رہے ہیں، غلہ مانگنے کیلئے۔ پیسے پورے نہیں ہیں، غلہ پورا مانگتے ہیں کہتے ہیں پیسے تو پورے نہیں آپ کوئی صدقہ خیرات کر دیں یہ بھی نبیؑ کے بیٹے، وہ بھی نبیؑ کے بیٹے۔ یہ امتحان میں ناکام، وہ امتحان میں کامیاب یہ تخت پر ہیں وہ فرش پر ہیں۔ قرآن نقشہ بیان کرتا ہے۔ سبحان اللہ۔ قربان جائیں کیا کتاب ہے۔ فرمایا قَالُوْا کہنے لگے يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اے عزیز مصر مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ۝ ہمیں اور ہمارے اہل خانہ کو تنگ دستی نے بے حال کر دیا اور ہم پیسے بھی اتنے لائے ہیں جو پورے نہیں، ہمیں وزن پورا دے دو اور ہمارے اوپر صدقہ خیرات کر دیجئے بے شک اللہ تعالیٰ صدقہ دینے والوں کو جزا دیتا ہے جب یوسفؑ نے دیکھا کہ یہ حالت ہو گئی ہے تو پوچھا مَا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ تم نے یوسف کے ساتھ کیا کیا تھا؟ کہنے لگے اِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ کیا آپ یوسف ہیں؟ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِيْ ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی (بنیامین) ہے۔ تحقیق اللہ نے ہم پر احسان کیا اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ جو متقی ہوتا ہے اور اپنے اندر صبر وضبط پیدا کرتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ بے شک اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں کیا کرتا لہٰذا ہر دور میں ہر زمانے میں جو یوسف صفت بنے گا اللہ تعالیٰ فرش سے اٹھا کر عرش پر بٹھا دے گا۔ دیکھنا دنیا بھی بنے گی اور آخرت بھی بنے گی۔

دل اور گندخانہ:

ہم دلوں پر محنت نہیں کرتے ۔ یہ تقوٰی (نیکی) کہاں ہوتا ہے؟ التقوىٰ ههنا اشار الى الصدر نبی ﷺ نے سینے کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ تقوٰی (نیکی) تو یہاں ہوتی ہے لہٰذا اس دل کو بدلنا پڑیگا۔ پھر اس کے اندر نیکی یعنی تقوٰی پیدا ہوگا۔ آج ہم نے دل کو صنم خانہ بنالیا، بت خانہ بنالیا، بلکہ سچ کہوں کہ دل کو گندخانہ بنالیا ہے مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ○ دل میں مورتیاں رکھی ہوئی ہیں کسی نے دل میں لڑکی کی مورتی رکھی ہوئی ہے، کسی نے مال پیسے کی مورتی رکھی ہوئی ہے، کسی نے عہدے کی رکھی ہوئی ہے۔ جس گھر میں تصویر ہو اس گھر میں رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔ تو جس دل میں غیر کی تصویر ہو اس دل میں اللہ کی تجلیات کیسے آسکتی ہیں؟ اس دل کو سنوارنا پڑے گا، اسے بنانا پڑے گا، اس دل پر محنت کرنا پڑے گی، تب نیکی یعنی تقوٰی دل میں آئے گا اور آپ اس نیت سے پڑھیں کہ اے اللہ تعالیٰ ہم پڑھتے جائیں گے اور عمل کرتے جائیں گے۔ اپنی ذات کو مقدم رکھیں اُوْصِيْ نَفْسِيْ اَوَّلًا وَّاِيَّاكَ بَعْدَهٗ اپنے آپ کو مقدم رکھیں۔ یہی تو وجہ ہے کہ تقوٰی (نیکی) زندگیوں میں نہیں ہے۔ باتیں کرتے ہیں لوگوں پر اثر نہیں ہوتا۔ شکوہ کرتے ہیں کہ لوگ بات نہیں سنتے جو اتنا قریب ہے پھر وہ کان کہاں سنیں گے جو اتنا دور بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ ہم جو بولیں ہمارے اپنے کان بھی سنیں، ہمارا اپنا دماغ بھی سوچے، ہمارا اپنا دل بھی اس پر عمل کرے کہ ہم کیا بول رہے ہیں؟ ہم لوگوں کیلئے بولتے ہیں، ہم اپنی نیت بھی کریں کہ ہم قرآن وحدیث اس لیے پڑھ رہے ہیں کہ ہم پڑھیں گے اور عمل کریں گے۔

قابل صد حضرات!

نیکی صرف یہ نہیں ہے کہ نماز پڑھو جج کرو زکوۃ دو قرآن پڑھو ہم لوگ نیکی ان ہی چیزوں کو تصور کرتے ہیں جبکہ نیکی عام ہے، سچ بولنا بھی نیکی ہے، امانت سے کام کرنا بھی نیکی ہے، والدین کا احترام بھی نیکی ہے، بیوی بچوں کی دیکھ بھال بھی نیکی ہے بڑوں کا ادب بھی نیکی ہے، چھوٹوں پر شفقت بھی نیکی ہے، اپنی صفائی کرنا، گھر کی صفائی کرنا، گلی کی، محلے کی، شہر کو ملک کو صاف رکھنا بھی نیکی ہے، وعدہ پورا کرنا بھی نیکی ہے خود اچھے کام کرنا کسی کو اچھے کام کرنے کیلئے کہنا یہ بھی نیکی ہے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا یہ بھی نیکی ہے بوڑھے لوگوں کو روڈ کراس کروانا یہ بھی نیکی ہے گالی نہ دینا یہ بھی نیکی ہے پڑوس کا خیال رکھنا یہ بھی نیکی ہے الغرض ہم دنیا میں صبح سے شام، شام سے صبح جتنے بھی اچھے کام کرتے ہیں سب پر اللہ کی طرف سے نیکی ملتی ہے سب سے بڑھ کر نیکی یہ ہے کہ خود بھی مسجد میں آئیں اور دوسروں کو بھی لیکر آئیں خود بھی نماز پڑھیں دوسروں کو بھی کہیں آپ وعدہ کریں انشاء اللہ آئندہ سے اپنے ساتھ ایک بھائی کو ضرور مسجد میں لیکر آئیں گے اللہ سے دعا ہے کہ اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین

دُعائیں

اے ربّ العرش العظیم ہماری آنکھوں کی روشنی کو قرآنی الفاظ سے تیز فرما دے

اے ربّ العرش العظیم ہمارے کانوں میں اپنے دین کی مٹھاس بھر دے

اے ربّ العرش العظیم ہماری زبانوں کو اپنے نور کی مٹھاس سے بھر دے

اے ربّ العرش العظیم ہمارے دلوں کو اپنے نور سے منور فرما دے

اے ربّ العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن صور پھونک دیا جائے گا

اے ربّ العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائینگے

اے ربّ العرش العظیم اس دن کی رسوائی سے بچا جس دن ساری انسانیت آپکی عدالت میں جمع ہوگی

اے ربّ العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن حساب کتاب کے بعد اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

اے ربّ العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن چہرے سیاہ کر دیے جائینگے

اے ربّ العرش العظیم ہماری مدد فرما

اے ربّ العرش العظیم ہمیں سیدھا راستہ دکھا

فا نصر علی القوم الکافرین

فانصرعلی القوم الظالمین

فا نصر علی القوم المشر کین:

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جا رہی ہے آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تا کہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے امین

وَاٰ خِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِیْنَ: